© rasailojaraid.com

ازلی اس راستے پر چل نکلے ہیں تو یقیناً یہ بھی نشانِ عبرت بنا دیے جائیں گے۔

حیرت اُن مسلمانوں پر ہے جن کی ”جریان زدہ زبانیں“ ملعون رشدی کی وکالت میں یہودی ونصرانی کتوں کی طرح چل رہی ہیں۔اورتو اور بے نظیر کو ہی لیجیے، جس کے باپ ذوالفقار علی بھٹو نے یہود ونصاریٰ کے دُم کٹے کتوں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اِسے اپنے لیے توشۂ آخرت قرار دیا تھا۔اس کی ناخلف بیٹی اقتدار کی ہوس میں اندھی ہو کر امریکہ و برطانیہ کو خوش کرنے کے لیے ملعون رشدی کے ساتھ کھڑی ہوگئی ہے۔تف ہے تم پر اور صد ہزار لعنت تمہارے اس فکر و عمل پر۔

موجودہ حکمرانوں نے اپنی تمام تر روشن خیالی اور مذہب بیزاری کے باوصف ملعون رشدی کو ”سر“ کا خطاب دینے پر قومی اسمبلی میں قراردادِ مذمت منظور کی اور برطانوی حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے۔بات کچھ بھی نہیں۔اگر ”او آئی سی“ کے افیونی ہی اُٹھ کھڑے ہوں اور دینی غیرت وحمیت کا ادنیٰ سا مظاہرہ کر ڈالیں تو رشدی رہے گا نہ ”سر“

رشدی کو ”سر“ کا خطاب ملنے پر اُن ”سروں“ پر بھی ہمارا شک یقین میں بدل گیا ہے۔جنھیں ملکہ اور وائسرائے ہند نے متحدہ ہندوستان پر اپنی ناجائز راجدھانی میں ”سر“ کے خطابات دیے تھے۔

ہمیں یقین ہے کہ ملعون رشدی، ملعونہ تسلیمہ نسرین اور ایسے ہی دیگر ملعونین خواہ جتنے بھی حفاظتی حصاروں میں رہیں، وہ ایک نہ ایک دن اپنے انجامِ بد کو پہنچیں گے۔یہ بات تو ہم مسلمانوں کے سوچنے کی ہے کہ:

”آبروئے ما زنامِ مصطفیٰ است

”کچھ اہتمامِ فصلِ بہاراں ہوا تو ہے“

یادش بخیر ہمارے چیف جسٹس افتخار محمد چودھری پوری آب وتاب کے ساتھ اپنے کاروانِ عدل کے جلو میں رواں دواں ہیں۔۱۲رمئی کو کراچی میں اُن کی آمد کے موقع پر سرکاری سرپرستی میں جس ظلم وسفا کی کا مظاہرہ کیا گیا اُس کے زخم ہنوز تازہ ہیں اور بے گناہوں کا جو لہو شاہراہوں پر بہایا گیا تھا، وہ رائیگاں نہیں گیا:

کتنے لال لہو میں تڑپے، کتنے گھر بے نور ہوئے
تب کہیں جاکے تنے ہوئے سر جھکنے پر مجبور ہوئے

۲۳رجون کو چیف جسٹس اپنے تازہ دم کارواں کے ساتھ لاہور سے ملتان روانہ ہوئے اور پانچ گھنٹوں کا سفر پینتیس گھنٹوں میں طے کیا۔عوام کا ہجومِ بے کراں جگہ جگہ اُن کے استقبال کے لیے موجود تھا۔انھوں نے ملتان میں اپنے خطاب میں اعتراف کیا کہ:

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل
لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر نصب العین واضح، منزل متعین، قیادت مخلص اور عزم راسخ ہو تو قوموں کی صحیح رہنمائی ہو سکتی ہے۔ بحرانوں سے نکلا جا سکتا ہے اور ملک کو مستحکم کیا جا سکتا ہے:

قوم کی بدنصیبی ہے کہ ساٹھ برسوں میں حکمرانوں اور سیاست دانوں نے مذکورہ بالا صفات اپنانے کی بجائے انھیں پائے حقارت تلے روندا اور طاقت و اقتدار کے گھمنڈ میں سب کچھ روندتے چلے گئے۔ ہر ڈھنگ اور ہر رنگ میں قوم کی نگاہوں سے نصب العین اور منزل اوجھل کرنے کی منظّم سازشیں کی گئیں۔ جذبۂ وحدت و اخوت سے سرشار کرنے کی بجائے انتشار و افتراق، خاندانی و لسانی تعصّبات اور باہمی منافرت و تصادم پروان چڑھانے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا گیا۔ ان اقدامات سے قومی ادارے تباہ ہوئے، امن و آشتی کی جگہ جنگ و تصادم نے لے لی، اعتماد کی بجائے بے یقینی کی فضا پیدا ہوئی، قومی مفادات کے مقابلہ میں ذاتی مفادات کو ترجیح دی گئی، ملک کی نظریاتی اساس کو منہدم کیا گیا، عریانی اور بے حیائی و فحاشی کو ثقافت کے نام پر فروغ دیا گیا، عورت آبروئے خانہ تھی اور جوان اس کے محافظ، دونوں کو نیکریں، کچھے اور سکرٹس پہنا کر سڑکوں پر دوڑایا گیا، آبرو باقی رہی نہ محافظ، بے غیرتی اور دیوسی کو صبر، برداشت، تحمل اور اعتدال پسندی کا نام دے کر قومی شعار قرار دیا گیا، فکری حرام کاری، نظریاتی بدکاری اور ژولیدہ خیالی کو روشن خیالی اور ترقی پسندی کا مصداق ٹھہرایا گیا۔ غرض قوم کو گمراہ کرنے کے لیے یہود و نصاریٰ سے تمام طریقے امپورٹ کر کے آزمائے گئے لیکن اس سب کچھ کے باوجود اسلام سے قوم کے لازوال رشتے اور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کو ختم نہ کیا جا سکا۔

اِدھر محترم چیف جسٹس آئین و قانون کی بالادستی اور قومی اداروں کے تحفظ و بحالی کے لیے میدان میں اُترے اُدھر ناکام و نامراد سیاسی مداری اُن کی چھتری تلے آ کھڑے ہوئے۔ بے نظیر اور نواز شریف دونوں نے اپنے اپنے عہدِ اقتدار میں کم و بیش وہ سب کچھ کیا جس کا اوپر تذکرہ ہوا‘ وہ سزا کے طور پر مکافاتِ عمل کا شکار ہوئے اور وطن سے بے وطن ہو گئے۔ اب پھر پرانے جرائم کے اعادے اور موجودہ حکمرانوں کے بچے کھچے امریکی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے نئے بال و پر لے کر پاک وطن کی فضاؤں میں اڑانیں بھرنے کی کوشش میں ہیں۔ تیسری طرف خوشامدیوں، درباریوں، موقع پرستوں، ابن الوقت نیب زدہ بوزنوں کا طائفہ ٔ خبیثہ کسی نئی کشتی میں سوار ہونے کے لیے کمربستہ ہے۔ اگر موجودہ حکمران زوال آشنا ہونے کو ہیں تو اس میں موجودہ اپوزیشن قیادت کا کوئی حصہ اور کمال نہیں۔ اس میں قوم کے بے گناہ افراد کا خون شامل ہے۔ اُن شہیدوں کو یاد رکھنا چاہیے اور اپنے سابقہ جرائم سے کامل توبہ کر کے ملک و قوم کی حقیقی خدمت کا عہد کرنا چاہیے۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com